سلطان ملک شاہ اول
نورین خان

آل سلجوق ترک

سلطان ملک شاہ اول

تحریر

نورین خان

سلجوق سلطان ملک شاہ اول

سلطان الپ ارسلان کے وفات کے بعد انکا بڑا بیٹا ملک شاہ تخت پر بیٹھا ملک شاہ کا پورا نام‘‘جلال الدولہ ملک شاہ المعروف ملک شاہ اول تھا جو 1072ء سے 1092ء تک سلجوقی سلطنت کا حکمران رہا۔وہ اپنے والد الپ ارسلان کی وفات کے بعد تخت نشین ہوا۔یہ لائق اور بہادر باپ کا سچا جانشیں تھا اور اوصاف میں اسی کے مشابہ تھا۔الپ ارسلان نے اپنی زندگی میں اس کو نامزد کر دیا تھا۔عباسی خلیفہ قائم باللہ نے اس کی حکومت کی تصدیق کی اور اس کا سکہ اور خطبہ سارے سلجوقی مقبوضات میں جاری ہو گیا۔اس کا عہد سیاسی عروج، علمی ترقی اور دینی عظمت کے لحاظ سے بہت اہم تھا۔اس کے عہد میں نہ صرف پورے دمشق کو سلجوقی حکومت میں شامل کر لیا گیا بلکہ ترکستان کو فتح کرکے خاقان چین سے بھی خراج وصول کیا گیا اور اسلامی جھنڈا ساحل شام تک لہرایا۔اس کے عہد میں ہر جگہ فارغ البالی اور امن و عافیت تھی۔تجارت اور صنعت کو فروغ حاصل تھا۔ راستے محفوظ تھا اور اس کا عہد ہر اعتبار سے سنہری کہلانے کا مستحق تھا۔ علمی ترقی، دینی عظمت، معاشی خوشحالی اور تمدنی عروج کسی جگہ کمی نہ تھی۔

وہ بلا کا شجاع اور بہادر تھا اور جہاں رخ کیا وہاں کامیابی حاصل کی۔دشمن کو زیر کیا اور سلجوقی حکومت کو وسعت دی۔

سلجوق سلطان ملک شاہ اول

سلطان ملک شاہ اول سلجوق سلطنت کے مشہور ترین حکمرانوں میں سے ایک تھے۔وہ سلجوق سلطنت کے تحت ریاستوں کے لئے اپنی قربانیوں کے لئے جانا جاتا تھا۔ملک شاہ اول شہنشاہ سلطان الپ ارسلان کا بیٹا تھا۔وہ اگست 1055ء میں اصفہان میں پیدا ہوئے۔

سلطان الپ نے بچپن سے ہی ملک شاہ اول کو جنگوں میں حصہ لینے کی اجازت دی تھی۔سلطان الپ نے ملک شاہ اول کو ریاستی امور چلانا بھی سکھایا۔سلطان الپ نے ملک شاہ اول کو سلجوق سلطنت کا جانشین قرار دیا اور اس اعلان کے ساتھ ملک شاہ اول کو اصفہان ریاست کا سربراہ بنا دیا گیا۔

1071ء میں مالزگرت کی جنگ لڑی گئی۔ملک شاہ اول نے اپنے والد کے ساتھ اس جنگ میں حصہ لیا۔انہوں نے مل کر بیزنٹیئم سلطنت کو شکست

دی۔جنگ جیتنے کے بعد ، بیزنٹیئم فوج کے کمانڈر کی طرف سے قلعے سے ایک زہریلا تیر فائر کیا گیا جس نے سلطان الپ ارسلان کو ہلاک کردیا۔ سلطان الپ ارسلان کی وصیت کے مطابق ، ملک شاہ اول سلجوق سلطنت کا نیا شہنشاہ تھا۔نظام الملک سلطان ملک شاہ اول کے سب سے قابل اعتماد وزیر تھے۔

جس کو سب اتابے یعنی استاد بولتے تھے

سلطان ملک شاہ اول کے بچوں میں سے ایک احمد کو خفیہ طور پر پرورش کے لیے نظام الملک کے حوالے کر دیا گیا۔جیسا کہ اپنے والد سے وعدہ کیا گیا تھا ، ملک شاہ اول کی پہلی اور سب سے اہم ترجیح سلجوق سلطنت میں ریاستوں کا تحفظ تھا۔اس کے چچا قاورت نے اسے ایک پیغام بھیجا جس میں کہا گیا کہ وہ بڑا بھائی ہے اور اسے الپ ارسلان کی وراثت پر زیادہ حق حاصل ہے۔

سلطان ملک شاہ اول نے صرف ایک بیان کے ساتھ جواب دیا۔یہ تھا کہ جب بیٹا ہو تو بھائی وراثت میں نہیں آتا۔اس سے قورت کو غصہ آیا اور

اس نے 1073 میں اصفہان ریاست پر قبضہ کر لیا۔یہ جنگ تین دن تک جاری رہی جس میں ملک شاہ اول کی فوج کے سپاہیوں نے رخ بدل لیا لیکن اس نے قاورت کو شکست دے کر اپنے بیٹوں سمیت پکڑ لیا۔

سلجوق سلطنت کی توسیع کے اپنے والد سلطان ملک شاہ اول سے کیے گئے وعدے کی مزید تعمیل کے لئے انہوں نے مسلسل مخالفت کی اور ان گنت دشمنوں کا مقابلہ کیا۔ہر نئ مقبوضہ ریاست کے ساتھ ، ملک شاہ اول نے لوگوں اور ان کی املاک کے تحفظ کو یقینی بنایا جس نے انہیں مقامی آبادی میں مقبول بنا دیا۔اس کی سب سے بڑی طاقت اس کی اعلی تربیت یافتہ فوج تھی جسے الپ ارسلان نے تربیت دی تھی۔الپ ارسلان کی طرف سے فراہم کردہ سخت تربیت نے سلجوق سلطنت کی فوج کو انتہائی ہنر مند اور کسی بھی جنگ کو لڑنے کی صلاحیت بنا دیا۔

ملک شاہ اول نے ساری زندگی عالم اسلام کو متحد کرنے پر توجہ دی۔اسلامی دنیا کے اتحاد کے لئے اپنی کوششوں کے تسلسل میں ، اس نے اناطولیہ اور بازنطینی سرحدوں کی طرف اسلام کو پھیلانے کی جستجو میں سلیمان شاہ کی

مدد کی۔سلیمان شاہ کنٹرول حاصل کرنے میں دلچسپی رکھتا تھا اور اس نے بازنطینی سرحد کے قریب ایک نئی ریاست قائم کی۔

اس ترقی کے لیے سلیمان شاہ نے ترکمان قبائل کی مدد لی۔اس نے بازنطینی سرحدوں پر کنٹرول حاصل کرنے کے لئے سلطان ملک شاہ اول کے ساتھ رہنے کا بھی وعدہ کیا۔سلطان ملک شاہ اول کے لئے یہ بیزنٹیئم اور سلجوق سلطنت کے درمیان محفوظ علاقہ تھا۔سلیمان شاہ کی موت کے بعد حالات بدل گئے اور کلیج ان معاہدوں کا احترام نہیں کرنا چاہتا تھا جس نے ایک بار پھر سرحدی علاقے میں بدامنی پیدا کردی۔علاقے میں امن قائم کرنے کے لئے سلطان ملک شاہ اول نے کلیج کو گرفتار کرکے قید کر لیا تھا لیکن یہ بے چینی بڑھتی رہی کیونکہ کلیج کی بہن نے ترکمان قبائل کی مدد سے سرحدی علاقے کا کنٹرول سنبھال لیا۔

سلطان ملک شاہ اول کو علما میں بہت دلچسپی تھی یہی وجہ ہے کہ انہوں نے ان (فنکاروں، اسکالرز اور اساتذہ) کی مدد کے لئے ایک علیحدہ فنڈ قائم کیا تھا۔اس طرح غزالی (الغزالی) اور کسگرلی محمود بچ گئے اور سلطان ملک شاہ اول کی حکومت میں پرورش پائی۔

ریاست کی مستقبل کی ترقی سلطان ملک شاہ اول کے لئے بہت اہم معنی رکھتی تھی۔سلطان ملک شاہ اول کی اس فکر اور دور اندیشی کی وجہ سے متعدد یونیورسٹیوں اور اسکولوں کی تعمیر کا حکم دیا گیا۔سلطان ملک شاہ اول کے دور میں سلجوق سلطنت میں جو جائیداد دیکھی گئی وہ اس کے بعد حکمرانی کرنے والے کسی شخص نے کبھی نہیں دیکھی۔

سلطان ملک شاہ کی تاریخ

سلطان ملک شاہ تاریخ کے تناظر میں الپ ارسلان کے جانشین سلطان ملک شاہ کی مکمل تاریخ اور عہد سلطنت کا تذکرہ پڑھئے سلطان ملک شاہ کون تھے؟

الپ ارسلان نے اپنے بیٹوں میں سے ملک شاہ کا کیوں منتخب کیا ملک شاہ اول نے کتنی شادیاں کی اور ان کے کتنے بچے تھے تخت کے لیے ملک شاہ کو کس خون ریز جنگی محاذ پر لڑنا پڑا ملک شاہ کے دور حکومت کو سلجوق کی سنہری دور کیوں کہا جاتا ہے بوڑھی عورت اور ملک شاہ کا تاریخی قصہ کون سا ہے

تاریخی کتب میں ملک شاہ کی موت کے بارے میں کیا معلومات درج ہیں سلطان ملک شاہ کا اصل قاتل کون تھا سلجوق سلطنت کیسے زوال کا شکار ہوئی۔سلجوقوں کی کس غلطی نے انہیں عیسائیوں سے شکست دلوائی۔یہ سب اور اس سے جڑی مزید معلومات کو جاننے کے لیے مکمل پڑھیں

امیرالمومنین سلطان ملک شاہ

مورخین کے مطابق عباسی خلیفہ نے ملک شاہ کو اپنا جان نشین بھی مقرر کیا تھا جس کے باعث انہیں امیر المومنین کا بھی دیا گیا۔تاہم اس نے اپنے نام کے ساتھ سلطان کا لقب بھی پسند کیا۔سلطان ملک شاہ دس سو بہتر سے دس سو بانوے تک سلجوقی سلطنت کا حکمران رہا۔

وہ اپنے والد سلطان الپ ارسلان کی وفات کے بعد تخت نشیں ہوا۔ وہ لائق اور بہادر باپ کا سچا جانشین تھا اور اوصاف میں اسی کے مشابہ تھا۔ ملک شاہ اول کی شادی سلجوقی خاندان کی ایک خاتون جس کا نام زبیدہ خاتون تھا سے ہوئی۔اور ان کے وطن سے ملک شاہ اول کا سب سے بڑا

پیدا ہوا

سلطان ملک شاہ کی بیویاں اور اولاد

ملک شاہ اول نے ایک شادی اور بھی کی ان کی دوسری بیوی کا نام ترکان خاتون تھا جب کہ تاریخ میں تاج الدین سفریہ خاتون کا بھی ذکر ملتا ہے جب کہ ان کی اولادوں میں چھ بیٹے برقیہ رخ محمد اول سلجوقی یا محمد تبار اول احمد سنجار یا احمد سنجر محمد بن ملک شاہ داؤد بن ملک شاہ اور احمد شجاع جب کہ بیٹیاں ماہ ملک خاتون ستارہ خاتون گوہر خاتون اسماء خاتون اور ترکان خاتون تھیں

تاریخ دان کہتے ہیں کہ ملک شاہ اول کے دو بیٹوں داؤد اور احمد کا بلترتیب ایک ہزار بیاسی اور ایک ہزار اٹھاسی میں انتقال ہو گیا تھا الپ ارسلان نے اپنی زندگی میں ملک شاہ کو نامزد کر دیا تھا اور جانشین نامزد کرنے کی یہ وجہ ملک شاہ کی جوانی میں اپنے والد الپ ارسلان کی مہمات میں ان کے ساتھ حصہ لینا تھے

سلطان ملک شاہ کے محاذ

ملک شاہ نہ صرف مہمات میں حصہ لیتے تھے بلکہ ان کی مکمل جنگی تربیت ان کے والد کے ساتھ ساتھ وزیر خاص نظام الملک نے بھی کی ناظرین تاریخ میں ایک واقعہ ایسا ملتا ہے جس کو اس سوال کا جواب مانا جاتا ہے کہ الپ ارسلان نے ملک شاہ ہی کو کیوں اپنا مقرر کیا۔

ناظرین یہ واقعہ ہے دس سو چونسٹھ کا جب آرمینیا کا گورنر حکمران بقرات سلطان الپ ارسلان کے بیٹے سلطان ملک شاہ کے علاقوں میں بار بار دخل اندازی کر رہا تھا۔چنانچہ اس دخل اندازی پر سلطان الپ ارسلان نے وزیر خاص نظام الملک سے مشورہ کیا۔

نظام الملک نے آرمینیا کے گورنر پر حملے کا مشورہ دے دیا۔الپ ارسلان نے مشورے پر عمل کرتے ہوئے بقرات کے علاقوں پر حملہ کر دیا۔اس ملک شاہ کے ساتھ وزیر خاص نظام الملک نے اس کا ساتھ دیا ان دونوں نے فتح آرمینیا میں حصہ لیا اور عیسائیوں کے علاقوں کو فتح کرنا شروع کر دیا

سلطان ملک شاہ اور آرمینیا کا محاذ

یہاں تک کہ ملک شاہ آرمینیا کے سب سے بڑے شہر کا محاصرہ کرنے میں کامیاب ہو گیا ملک شاہ نے محاصرے کو طویل کر دیا دوسری طرف سلطان ال ارسلان بھی اپنے بیٹے ملک شاہ کی مدد کرنے کے لیے آگئے دوسری طرف آرمینی شہریوں نے قحط سالی کا بہانہ بنا کر سلطان الپ ارسلان کو دھوکہ دے دیا اور نماز کے دوران سلطان اور اس کی فوج پر حملہ کر دیا۔

جس میں بہت نمازی شہید ہوئے۔سلطان الپ ارسلان کو اس بات پر بہت غصہ آیا۔انہوں نے پورے شہر کے لوگوں کو قتل کروا دیا اور پھر شہر کو آگ لگا کر راکھ بنا دیا۔جس کے بعد سلطان الپ ارسلان نے اپنی پیش قدمی میں اضافہ کر دیا اور آرمینیا کے دارالحکومت عالی کا محاصرہ کر لیا۔ سلطان نے قلعوں پر سنگ بار یعنی کہ پتھروں کی بارش کروائی۔

اور محاصرہ طویل کر دیا۔اہل شہر قلعے سے نکل کر جنگ کرنے پر آمادہ ہوئے۔چنانچہ سلطان نے آرمینیو کو شکست دے کر عالی پر قبضہ کر لیا۔اور آرمینیا پر قدیم عیسائی ریاست کا خاتمہ ہو گیا۔دوستو یہ وہ تاریخی فتح ہے جس میں شاندار کارکردگی دکھانے پر الپ ارسلان نے اپنا جانشین ملک شاہ

کو نامزد کیا۔اس کے بعد ایک ہزار بہتر میں ایسی ہی ایک مہم کے دوران جان لیوا زخمی ہوا۔اور کچھ ہی دن کے بعد اس کی موت واقع ہو گئی۔اس کے بعد ملک شاہ کو سلطنت کا نیا سلطان مقرر کیا گیا۔ناظرین یہ تخت ملک شاہ کو باآسانی نہیں ملا تھا

الپ ارسلان کا جانشین سلطان ملک شاہ

اس کے باوجود کے ملک شاہ اول کے والد الپ ارسلان اپنی زندگی میں ہی اسے جانشین مقرر کر گیا تھا۔ملک شاہ کو یہ تخت حاصل کرنے کے لیے اپنے چچا کاور بن چغری سے لڑنا پڑا۔جس نے اس تخت کا دعوی کر دیا تھا۔ آپ کے چچا جس کا نام کاور بن چغری تھا جو کہ کرمان کے سرجوکیوں کا حاکم تھا۔اس نے کی تخت نشینی کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

کرمان کے قریب چچا بھتیجے میں خون ریز معرکہ ہوا اور کاور کو شکست ہوئی۔کرمان کے علاقے پر قبضہ کر کے ملک شاہ نے چار سو پینسٹھ ہجری بامطابق دس سو تہتر میں سلطان شاہ ابن الپ ارسلان کو اس علاقے پر

حاکم مقرر کر دیا۔چونکہ ملک شاہ کو نظام الملک کی مکمل حمایت حاصل تھی۔سو وہ اس میدان میں بھی پار ہو گیا۔

عباسی سلطنت اور سلطان ملک شاہ

لیکن یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ملک شاہ نے کی ریاست کی برائے نام ہی سربراہی کی۔عباسی خلیفہ قائم بلا نے اس کی حکومت کی تصدیق کر دی اور اس کے نام کا سکہ اور خطبہ سارے مقبوضات پر جاری کر دیا۔یہ اس وجہ سے ہی ممکن ہوا کہ عباسی چونکہ اسلامی خلافت کے پاسباں تھے۔

سلطان ملک شاہ اور اہل تشیع کو شکست

اور حجاز کو فاطمی شیعوں کے قبضے سے آزاد کروانے کے بعد حجاز کا کنڑول عباسی خلیفہ کے سپرد کر دیا گیا تھا۔عباسی خلیفہ تمام مسلمانوں کا نمائندہ حکمران تھا۔اسی لیے بطور امیرالمومنین اس کی اطاعت تمام مسلم ریاستوں پر ضروری تھی۔اور جسے بعد ازاں سلجوق حکمرانوں اور ملک شاہ نے جاری رکھا۔

سلطان ملک شاہ کے دور میں علمی ترقی

ناظرین ملک شاہ کا عہد سیاسی عروج، علمی ترقی اور دینی عظمت کے لحاظ سے بہت اہم تھا۔اس کے عہد میں نہ صرف پورے دمشق کو سلجوق کی حکومت میں شامل کر لیا گیا۔بلکہ ترکستان کو فتح کر کے خاقان چین سے بھی خراج کو وصول کیا گیا۔اور اسلامی جھنڈا ساحل شام تک لہرایا گیا اس کے عہد میں ہر جگہ امن و عافیت تھی اور تجارت اور صنعت کو فروغ حاصل ہوا راستے محفوظ تھے اور اس کا عہد ہر اعتبار سے سنہری دور کہلانے کا مستحق تھا

علمی ترقی دینی عظمت معاشی خوشحالی اور تمدنی عروج کسی جگہ پر بھی کسی چیز کی کوئی کمی نہیں تھی وہ بلا کا شجاع اور بہادر تھا جہاں رخ کیا وہاں کامیابی حاصل کی ہر دشمن کو زیر کیا سلجوقی حکومت کو وسعت دی۔سلطان ملک شاہ اول نے والد کی وفات کے بعد دس سو بہتر سے دس سو بانوے تک سلجوق سلطنت پر حکومت کی ناظرین یہ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ کسی نہ کسی بادشاہ کا کوئی نہ کوئی قصہ یا کہانی ایسا ضرور ہوتا ہے جو رہتی دنیا تک یاد رکھا جاتا ہے

سلطان ملک شاہ اور بوڑھی عورت کا واقعہ

ملک شاہ کے بارے میں بھی ایک ایسی ہی کہانی موجود ہے قصہ کچھ یوں ہے کہ جب سلجوق کی سلطنت کا بادشاہ سلطان ملک شاہ تھا تو وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ایک دن اصفہان کے جنگلوں شکار کو نکلا یہ ایک گاؤں سے گزر رہے تھے کہ شاہی آدمیوں کو بھوک لگ گئی پاس ہی ایک غریب بڑھیا کی گائے بندھی ہوئی تھی جس کے دودھ سے بڑھیا کے تین بچے پلتے تھے ملک شاہ کے ساتھیوں نے اس گائے کو ذبح کیا اور خوب کباب بنا کر کھائے بوڑھی عورت نے جب اپنا واحد سہارا ایسے کھوتے دیکھا تو بڑھیا نے چیخنا چلانا شروع کر دیا

مگر کسی نے پرواہ نہ کی اور دن گزر گیا لیکن بڑھیا نے دل ہی دل میں یہ سوچا کہ وہ بادشاہ سے کیوں نہ اس بات کی کرے اس واقعہ کو ابھی چند ہی روز گزرے تھے کہ بوڑھیا کو خبر ملی کہ بادشاہ نہر کے پل سے آج پھر گزرے گا وہ وہاں جا کر کھڑی ہو گئی بادشاہ کی سواری جب وہاں پر پہنچی

تو اس نے آگے بڑھ کر بادشاہ کے گھوڑے کی لگام تھام لی اور کہنے لگی بادشاہ سلامت میرا انصاف نہر کے پل پر کریں گے یا پھر پل صراط پر

بادشاہ کے سپاہی بڑھیا کی جرات دیکھ کر حیران ہو گئے اور اس کو وہاں سے ہٹانا چاہا لیکن بادشاہ گھوڑے پر سے اور کہنے لگا پل صراط کی طاقت نہیں میں یہی انصاف کروں گا بڑھیا نے سارا ماجرا کہہ سنایا بادشاہ کو بہت افسوس ہوا جن لوگوں کا قصور تھا

ان کو سخت سزا دی اور بوڑھیا کو ایک گائے کے عوض ستر گائیں عطا کی بڑھیا بہت خوش ہوئی اور کہنے لگی اے بادشاہ تو نے میرے ساتھ انصاف کیا خدا اس کا بدلہ تجھے دے ناظرین یہی وہ تاریخی واقعہ ہے جس کی بدولت ملک شاہ کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا اور یہی وہ وجہ ہے کہ سلجوق سلطنت کے سلطانوں کو شاندار سلطان کہا جاتا ہے۔

سلطان ملک شاہ کی وفات اور جائے مدفن

صرف یہی نہیں بلکہ دس سو ستاسی میں عباسی خلیفہ نے ملک شاہ کو سلطان مشرق و مغرب کا خطاب بھی دیا تھا۔اور ناظرین ایک بات جو آپ کو تاریخی کتب کا جائزہ لینے کے بعد بھی معلوم نہیں ہو گی وہ ہے ملک شاہ

کی وفات کے حوالے سے۔تاریخی کتب آج بھی اس بات کا جواب دینے سے قاصر ہیں

کہ ملک شاہ محض سینتیس سال کی عمر بغداد میں کب اور کیسے مرا ملک شاہ کی موت آج تک تنازعات کی زد میں ہے بعض علمائے کرام کے نزدیک اسے خلیفہ نے زہر دیا تھا جب کہ دوسروں کا کہنا ہے کہ اس کے وزیر خاص نظام الملک کے حامیوں نے اسے زہر دیا تھا کہا جاتا ہے کہ اس کو زہر دلوانے والوں میں ترکان خاتون بھی شامل تھی جو کہ اپنے بیٹے کو حکمران بنوانا چاہتی تھی جبکہ بعض مورخین ملک شاہ کی موت کو حسن بن صباح کے فدائین جوڑتے ہیں۔

سلطان ملک شاہ اور حسن بن صباح

کیونکہ ملک شاہ کے دور میں ہی ایران میں حسن بن صباح نے زور پکڑا۔ جس کے فدائی نے کئی معروف شخصیات کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ اگر آپ حسن بن صباح کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں تو ہمیں ضرور بتائیں۔ناظرین دس سو بانوے میں ملک شاہ اول کی وفات کے بعد اس کے

بھائیوں اور چار بیٹوں کے درمیان اختلافات کے باعث سلطنت تقسیم ہوگئی۔

سلطان بایزید یلدرم کی تاریخ

اناطولیہ میں کلیج ارسلان اول ملک شاہ کا جانشین مقرر ہوا۔جس نے سلطنت سلاجکا روم کی بنیاد شام میں اس کا بھائی تاج الدولا توتش اول حکمران بنا اور اس نے شام میں سلجوقی سلطنت کی بنیاد رکھی اور ایران میں اس کے بیٹے محمود اول نے بادشاہت قائم کی جس کے اپنے تین بھائی عراق میں برقیار بغداد میں محمد تپار محمد اول اور خراسان میں احمد سنجر سے تصادم ہوتا رہا سلجوقیوں کے آپس کے اختلافات ہی دس سو چھیانوے میں پہلی صلیبی جنگ میں عیسائیوں کی فتح کا باعث بنے

سلطان ملک شاہ کے جانشین

اور انہوں نے بیت المقدس کو فتح کر لیا جس کے بعد گیارہ سو اٹھارہ میں احمد سنجر نے سلطنت پر قبضہ کر لیا۔اس کے بھتیجے اور محمد تبار احمد اول کے بیٹے محمود ثانی نے اس کو تسلیم نہیں کیا اور بغداد میں دارالحکومت قائم

کرتے ہوئے اپنے سلطان ہونے کا اعلان کر دیا۔تاہم گیارہ سو اکتیس میں بالآخر احمد سنجر نے اسے ایک بار پھر سے ہٹا دیا

سلجوق خاندان کے برکیاروق کا تذکرہ جو محض 25 سال زندہ رہا

سلجوق حکم رانوں کو اسلامی تاریخ میں خاص مقام حاصل ہے۔سلاجقہ ہی تھے جنھوں نے دولتِ عباسیہ کے زوال کے بعد عالمِ اسلام کو ایک مرکز پر اکٹھا کیا۔گیارہویں صدی عیسوی میں قائم ہونے والی سلجوق سلطنت کے بانی لوگ نسلاً اوغوز ترک تھے اور اس خاندان سے چوتھا حکم راں رکن الدّین برکیاروق ہوا۔

سلطان ملک شاہ اوّل کا انتقال 1092ء میں ہوا جو برکیاروق کا باپ تھا جب کہ والدہ کا نام زبیدہ خاتون تھا۔ملک شاہ اوّل کی وفات کے بعد سلجوق خاندان میں اقتدار کی جنگ شروع ہو گئی اور اس کا نتیجہ سلطنت کی

تقسیم کی شکل میں نکلا۔اس وقت تک سلجوق سلطان وسطی ایشیا اور یوریشیا کے علاقوں میں اسلام کا پرچم بلند کرچکے تھے، مگر بعد میں سلجوق خاندان میں انتشار کے سبب کم زور ہو گئے۔

برکیاروق کا سنہ پیدائش 1081ء بتایا جاتا ہے جب کہ اس کا اقتدار 1104ء میں اس کی وفات تک قائم رہا۔مؤرخین نے اس کا یومِ وفات 2 دسمبر لکھا ہے۔

ملک شاہ کی وفات کے بعد برکیاروق کو گرفتار کر لیا گیا تھا۔ دراصل سلطان کے بعد اس کے بھائیوں اور چار بیٹوں میں اختلافات پیدا ہوگئے تھے اور ترکان خاتون جو ملک شاہ کی دوسری بیوی تھی، وہ اپنے نوعمر بیٹے کو سلطان بنانا چاہتی تھی اور امراء سے معاملات طے کرکے اس کی خواہش پر برکیاروق کو قیدی بنا لیا گیا تھا۔محمود اس وقت نہایت کم عمر تھا اور سلطان کے طور پر اس کے نام کے اعلان کے لیے عباسی خلیفہ سے بھی اجازت لے لی گئی، لیکن صورتِ حال خراب ہوتی چلی گئی۔ادھر برکیاروق کی حقیقی والدہ زبیدہ بیگم نے بھی اہم اور طاقت ور شخصیات سے رابطے کر کے کسی طرح اصفہان میں قید اپنے بیٹے کو آزاد کروا لیا اور انھی امراء کی

پشت پناہی سے تخت پر بھی بٹھا دیا۔مؤرخین نے لکھا ہے کہ اس وقت ترکان خاتون اپنے بیٹے محمود اول کے ساتھ دارالخلافہ بغداد میں تھی اور وہ کچھ نہ کرسکی۔فوج نے برکیاروق کا حکم مانا اور اس کی حکومت مستحکم ہو گئی۔تاہم اس کے لیے برکیاروق نے ترکان خاتون کی مزاحمت اور اپنے چچا کی بغاوت اور کئی سازشوں اور یورشوں کو بھی انجام کو پہنچایا۔کئی خوں ریز تصادم، باغیوں اور سرکش گروہوں کو مٹانے کے بعد تخت کے تمام دعوے دار ختم ہو گئے، تو برکیاروق کا سلطان ملک شاہ اول کی سلطنت پر مکمل قبضہ ہوگیا۔

عباسی خلیفہ نے سلطان برکیاروق کو بغداد طلب کرکے خلعت سے نوازا۔اس کے نام کا خطبہ جامع بغداد میں پڑھوایا اور امورِ سلطنت اختیارات برکیاروق کو سونپتے ہوئے اس کی حکم رانی کا اعلان کیا۔

برکیاروق نے بعد میں کئی علاقوں کو اپنا مطیع اور ان کے حکم رانوں کو اپنا تابع فرمان بنایا۔لیکن امورِ سلطنت کو دیکھتے ہوئے دور دراز کے علاقوں پر اپنی حاکمیت اور امراء و سپاہ پر گرفت رکھنا اس کے لیے آسان نہیں رہا

تھا، اسی عرصے میں اس کی ماں زبیدہ بیگم کو قتل کر دیا گیا اور حالات اتنے خراب ہوئے

کہ خود سلطان برکیاروق کو بغداد چھوڑنا پڑا۔بعد میں وہ لوٹا تو اسے اپنے بھائی سے جنگ لڑنا پڑی اور جنگوں کا یہ سلسلہ جانی و مالی نقصان کے ساتھ بالآخر چند شرائط کے ساتھ تمام ہوا اور محمود اور سلطان برکیاروق نے اپنے علاقوں اور شہروں کی مستقل حکم رانی کا معاہدہ کر لیا۔

سلطان برکیاروق قید سے آزاد ہونے کے بعد اور اقتدار سنبھالتے ہی خاندان میں بغاوتوں اور جنگوں سے نمٹتا رہا اور ایک مرض میں مبتلا ہو کر دنیا سے رخصت ہوگیا۔اس نے اپنے بیٹے ملک شاہ دوم کو اپنا ولی عہد مقرر کیا تھا جو اس وقت محض پانچ سال کا تھا۔سلطان نے امیر ایاز کو سلطنت کے تمام اختیارات سونپے تھے

جو اس کا قابلِ بھروسا ساتھی تھا۔اس نے لگ بھگ بارہ برس سلجوق خاندان کے حکم راں کی حیثیت سے نہایت مشکل وقت گزارا تھا اور عین جوانی میں انتقال کیا۔برکیاروق کی تدفین اصفہان میں کی گئی۔

موت

سلطان ملک شاہ قتل کرنے کے لئے ، اس کے دشمنوں نے سب سے پہلے اس کے سب سے قابل اعتماد شخص نظام الملک کو قتل کیا۔نظام کی موت نے ملک شاہ اول کو شدید تکلیف پہنچائی۔نظام الملک کی وفات کے بعد سلطان ملک شاہ اول کو بھی خلیفہ کے ذریعے یا حسن صباح کے قاتلوں کی مدد سے زہر دے کر قتل کر دیا گیا۔سلطان ملک شاہ اول کی وفات کے بعد سلطنت سلجوقی کو بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ملک شاہ اول کی بیوی ترکن نے اپنے بیٹے محمود اول کی جگہ تخت سنبھالا ، لیکن اس کے دوسرے بھائیوں نے اختلاف کیا اور خانہ جنگی شروع ہوگئی